سلام حجر مہجور!!

شعاع عمل کا موجودہ شمارہ ایسے وقت میں آپ سے روبہ سخن ہے جب موسم کی چلچلاتی گرمی ریکارڈ توڑنے میں اپنی قوت جھونک ہی رہی ہے، فضاؤں میں بھی جور وستم کے بدلتے چہروں کا پارہ حدوں سے پار اپنے تھرمامیٹر کو ہی توڑ چکا ہے۔ موسم کا ریکارڈ توڑنا ہماری سمجھ سے چاہے جتنا غیر معمولی ہو، فطری ہے اور حسب معمول ہی ہے، بلکہ یہ فطرت اور معمول، کو ناپنے کے ہمارے دستور اور سمجھ کی تان پر طعن ہے۔ لیکن ظلم وستم کا تھرمامیٹر توڑ (ناپ توڑ) رویہ کسی بھی زاویہ سے فطری نہیں ہوسکتا۔ دنیا نے دیکھا کس طرح حجری دور (Stone Age) مارکہ خونخوار چلتے پھرتے فاسلوں (باقیات، جو Living Fossils نہیں ہوسکتے) نے نبش قبر کرکے جناب حجر کے مبارک و پرنمود لاشے کا 'اغوا' کیا۔ اسی کے آگے پیچھے جناب عمار یاسر کے روضۂ پرنور پر دل سوز ناری حملہ اور ایک آدھ سال پہلے تیونیشیا کے ایک امامزادہ کے مزار کا انہدام بھی کیا اسی کی کڑیاں ہیں؟ ان سب کے پیچھے کچھ بھی ہو، اسلام کے کسی مسلک کیا، کسی بھی مذہبی، انسانی یا نظریاتی اصول کا ہاتھ نہیں ہوسکتا۔ یہ انتہائی بہیمیت پتہ نہیں کس زمانے کے پاپی فاسلوں کی کرتوت ہے؟ ہم تو ہم، ایک دنیا اسے سن کر یا کسی طرح دیکھ کر زمین میں گڑی جا رہی ہے۔ لیکن کیا آج کی ترقی کی دھن میں مگن مہذب دنیا کو کچھ کرنا نہیں چاہئے یا کرنا نہیں چاہتی ہے! ہماری سمجھ میں کچھ نہیں آتا۔ کیا کہیں؟ کیا کریں؟ کہیں تو کس سے کہیں؟ فریاد بھی کریں تو کس کی بارگاہ میں؟ دوہائی دیں تو کس سے؟ کس عدالت میں نالش کریں؟ اپنا پر امن احتجاج درج کرائیں تو کہاں؟ ہائے رے بے بسی، بے کسی! لا یملك الا الدعا۔ بس ایک، اسی ایک کی بارگاہ بے نیاز میں گڑگڑاتے ہوئے بلبلاتے ہوئے دعا ہے۔ اور آگے یہ ورد ہے:

سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

ہمیں یقین ہے، ظلم کو پتہ چلتا تو ہے ضرور۔ لیکن کاش دنیا بھی دیکھے اسے کیفر کردار کو پہنچتے ہوئے۔۔۔ اور اس کردار کے (عوامی حافظہ سے) بھولنے سے پہلے!

اب آخر کلام میں۔۔۔ مجاہد حق حجر جاں باز پر اربوں سلام! اس سورما کی مظلومی، غربت اور شہادت پر سلام! اس تربت پاک پر سلام جس نے چودہ سو سال تاریخ شہادت کے اس جگمگاتے سورج کو امانت رکھا! اعلائے کلمہ حق کے اس جاندار استعارہ کو سلام! حق و صداقت کے پیکر استقلال کو سلام! عزم خلیلی کے حامل قربانیٔ خلیل کی یاد تازہ کرنے والے جس کے مثالی کارنامہ کی نظیر بس کربلا میں نظر آتی ہے، اس کو سلام! کربلا کے اس مقدمہ نگار کو سلام! حق کی طاقت کا لوہا منوانے والے اس جیالے، ایمان کے متوالے، ایقان کے ہالے کو سلام!!

(م۔ر۔عابد)